ہفت وار رسالہ: 188
WEEKLY BOOKLET: 188

(امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کتاب "نیکی کی دعوت" سے لئے گئے مواد کی قسط: 7)

رشتے داروں سے بھلائی

صفحات: 16

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

یہ مضمون ''نیکی کی دعوت'' کے صفحہ 155 تا 170 سے لیا گیا ہے۔

رشتے داروں سے بھلائی

دُعائے عطّار

یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی 16 صفحات کا رِسالہ ''رشتے داروں سے بھلائی'' پڑھ یا سُن لے اُسے اور اُس کے سارے خاندان کو حج، مدینۂ پاک کی باادب حاضری، جلوۂ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلّم میں شہادت اور جنّتُ الفردوس میں بے حساب داخلہ عطا فرما۔ اٰمین بجاہِ النّبیِّ الْاَمین صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم

درود شریف کی فضیلت

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ تقرب نشان ہے: بے شک بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ دُرُود بھیجے۔ (ترمذی ج ۲ ص ۲۷ حدیث ۴۸۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جہاں رِشتہ توڑنے والا موجود ہو وہاں رحمت نہیں اُترتی

''طَبَرانی'' میں حضرت سیِّدُنا اَعمَش رَحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ سے منقول ہے، حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ ابنِ مسعود رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ ایک بار صُبح کے وَقت مجلس میں تشریف فرما تھے، اُنہوں نے فرمایا: میں قاطعِ رِحم (یعنی رشتہ توڑنے والے) کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ وہ یہاں سے اُٹھ جائے تاکہ ہم اللہ تعالٰی سے مغفِرت کی دُعا کریں کیونکہ قاطعِ رِحم (یعنی رِشتہ توڑنے والے) پر آسمان کے دروازے بند رہتے ہیں۔ (یعنی اگر وہ یہاں موجود رہے گا تو رحمت نہیں

اُترے گی اور ہماری دعا قبول نہیں ہوگی) (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر ج ۹ ص ۱۵۸ رقم ۸۷۹۳)

”حُسنِ سُلوک“ کے 7 حُرُوف کی نسبت سے صِلہ رِحمی کے سات مَدَنی پھول

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ”**بہارِ شریعت**“ جلد 3 صَفْحہ 559 تا 560 پر سے ”**حُسنِ سُلوک**“ کے سات حُرُوف کی نسبت سے سات **مَدَنی پھول** قبول فرمائیے:

﴿1﴾ کس رِشتے دار سے کیا برتاؤ کرے

مدینہ **احادیث** میں مُطلَقاً (یعنی بِغیر کسی قید کے) رشتے والوں کے ساتھ صِلہ (یعنی سُلوک) کرنے کا حکم آتا ہے، قراٰنِ مجید میں مُطلَقاً (یعنی بلا قید) ذوِی القُربٰی (یعنی قَرابت والے) فرمایا گیا مگر یہ بات ضَرور ہے کہ رِشتے میں چُونکہ مختلف دَرَجات ہیں (اسی طرح) صِلۂ رِحم (یعنی رشتے داروں سے حُسنِ سُلوک) کے دَرَجات میں بھی تفاوُت (یعنی فرق) ہوتا ہے۔ **والِدَین کا** مرتبہ سب سے بڑھ کر ہے، ان کے بعد ذُورِحم مَحرم کا، (یعنی وہ رشتے دار جن سے نسبی رشتہ ہونے کی وجہ سے نکاح ہمیشہ کیلئے حرام ہو) ان کے بعد بَقِیّہ رشتے والوں کا علٰی قدرِ مَراتِب۔ (یعنی رشتے میں نزدیکی کی ترتیب کے مطابق) (رَدُّالْمُحتار ج۹ ص۶۷۸)

﴿2﴾ رِشتے دار سے سُلوک کی صُورتیں

مدینہ صِلۂ رِحم (یعنی رِشتے داروں کے ساتھ سُلوک) کی مختلف صورتیں ہیں، اِن کو ہدِیّہ وتحفہ دینا اور اگر ان کو کسی بات میں تمہاری اِعانت (یعنی اِمداد) درکار ہو تو اِس کام میں ان کی مدد کرنا، انہیں سلام کرنا، ان کی ملاقات کو جانا، ان کے پاس اُٹھنا بیٹھنا، ان سے بات چیت کرنا، ان کے ساتھ لُطف و مہربانی سے پیش آنا۔ (دُرَر، ج ۱ ص ۳۲۳)

(3) پردیس ہو تو خط بھیجا کرے

اگر یہ شخص پردیس میں ہے تو رشتے والوں کے پاس خط بھیجا کرے، ان سے خط و کتابت جاری رکھے تاکہ بے تعلُّقی پیدا نہ ہونے پائے اور ہو سکے تو وطن آئے اور رشتے داروں سے تعلُّقات تازہ کرلے، اِس طرح کرنے سے مَحبَّت میں اِضافہ ہوگا۔ (رَدُّالمُحتار ج۹ ص۶۷۸) (فون یا انٹرنیٹ کے ذَرِیعے بھی رابِطے کی ترکیب مُفید ہے)

(4) پردیس میں ہو، ماں باپ بلائیں تو آنا پڑے گا

یہ پردیس میں ہے والِدَین اِسے بُلاتے ہیں تو آنا ہی ہوگا، خط لکھنا کافی نہیں ہے۔ یوہیں والِدَین کو اس کی خدمت کی حاجت ہو تو آئے اور ان کی خدمت کرے، باپ کے بعد دادا اور بڑے بھائی کا مرتبہ ہے کہ بڑا بھائی بَمَنزِلہ باپ کے ہوتا ہے، بڑی بہن اور خالہ ماں کی جگہ پر ہیں، بعض عُلَما نے چچا کو باپ کی مِثل بتایا اور حدیث: عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِیْہِ (یعنی آدمی کا چچا باپ کی مثل ہوتا ہے) سے بھی یِہی مُستَفاد ہوتا (یعنی نتیجہ نکلتا) ہے۔ ان کے عِلاوہ اَوروں کے پاس خط بھیجنا یا ہدِیّہ (یعنی تحفہ) بھیجنا کِفایت کرتا ہے۔ (رَدُّالمُحتار ج۹ ص۶۷۸)

(5) کس کس رشتے دار سے کب کب ملے

رشتے داروں سے ناغہ دے کر ملتا رہے یعنی ایک دن ملنے کو جائے دوسرے دن نہ جائے وَعَلٰی ھٰذَا الْقِیَاس (یعنی اسی پر اندازہ لگا کر) کہ اِس سے مَحبَّت والفت زیادہ ہوتی ہے، بلکہ اَقرِبا (یعنی قَرابت داروں) سے جُمُعہ جُمُعہ ملتا رہے یا مہینے میں ایک بار اور تمام قبیلہ اور خاندان کو ایک (یعنی مُتَّحِد) ہونا چاہیے، جب حق ان کے ساتھ ہو (یعنی وہ حق پر ہوں) تو دوسروں سے مقابلہ (مُقا۔بَ۔لہ) اور اظہارِ حق میں سب مُتَّحِد ہو کر کام کریں۔ (دُرَر، ج۱ ص۳۲۳)

﴿6﴾ رشتے دار حاجت پیش کرے تو رد کر دینا گناہ ہے

جب اپنا کوئی رشتے دار کوئی حاجت پیش کرے تو اُس کی حاجت روائی کرے، اس کو رَد کر دینا قَطْعِ رِحم (یعنی رشتہ توڑنا) ہے۔(ایضاً) (یاد رہے! صِلۂ رِحم واجب ہے اور قَطْعِ رِحم حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے)

﴿7﴾ صِلۂ رِحم یہ ہے کہ وہ توڑے تب بھی تم جوڑو

صِلۂ رِحمی (رشتے داروں کے ساتھ اچّھا سُلوک) اِسی کا نام نہیں کہ وہ سُلوک کرے تو تم بھی کرو، یہ چیز تو حقیقت میں مُکافاۃ یعنی اَدلا بدلا کرنا ہے کہ اُس نے تمہارے پاس چیز بھیج دی تم نے اُس کے پاس بھیج دی، وہ تمہارے یہاں آیا تم اُس کے پاس چلے گئے۔ حقیقتاً صِلۂ رِحم (یعنی رشتے داروں سے حُسنِ سُلوک) یہ ہے کہ وہ کاٹے اور تم جوڑو، وہ تم سے جُدا ہونا چاہتا ہے، بے اِعتنائی (بے۔اِع۔تے۔نائی۔یعنی لاپرواہی) کرتا ہے اور تم اُس کے ساتھ رشتے کے حُقوق کی مُراعات (یعنی لحاظ و رعایت) کرو۔ (رَدُّالْمُحتار ج۹ ص ٦٧٨)

حُسنِ ظن رکھنے کا طریقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ ساتوں **مَدَنی پھول** نہایت توجُّہ کے قابل ہیں، بالخُصُوص ساتویں **مَدَنی پھول** جس میں ''اَدلے بدلے'' کا ذِکر ہے اس کے بارے میں عَرض ہے کہ آج کل عُموماً یہی ''اَدلا بدلا'' ہو رہا ہے۔ ایک رشتے دار اگر اِس کو شادی کی دعوت دیتا ہے جبھی یہ اُس کو دیتا ہے اگر وہ نہ دے تو یہ بھی نہیں دیتا۔ اگر اُس ایک نے اِس کو زیادہ افراد کی دعوت دی اور یہ اگر اُس کو کم افراد کی دعوت دے تو اِس کا ٹھیک ٹھاک نوٹس لیا جاتا، خوب تنقیدیں اور غیبتیں کی جاتی ہیں۔ اِسی طرح جو رِشتے دار اِس کے یہاں کسی تقریب میں شرکت نہیں کرتا تو یہ اُس کے یہاں ہونے والی تقریب کا بائیکاٹ کر دیتا ہے اور یوں فاصلے مزید بڑھائے جاتے ہیں۔ حالانکہ کوئی ہمارے یہاں شریک نہ ہوا ہو تو اُس کے بارے میں اچّھا گمان

رکھنے کے کئی پہلو نکل سکتے ہیں، مَثَلاً وہ نہ آنے والا بیمار ہو گیا ہوگا، بھول گیا ہوگا، ضَروری کام آپڑا ہوگا، یا کوئی سخت مجبوری ہوگی جس کی وضاحت اس کے لئے دشوار ہوگی وغیرہ۔ وہ اپنی غیر حاضری کا سبب بتائے یا نہ بتائے، ہمیں حسنِ ظن رکھ کر ثواب کمانا اور جنّت میں جانے کا سامان کرتے رہنا چاہئے۔ چُنانچِہ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَۃِ یعنی حُسنِ ظن عُمدہ عبادت سے ہے۔ (ابوداؤد ج ٤ ص٣٨٨ حدیث ٤٩٩٣) مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اِس حدیثِ پاک کے مختلف مَطالِب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: یعنی مسلمانوں سے اچّھا گُمان کرنا، ان پر بدگُمانی نہ کرنا یہ بھی اچّھی عبادات میں سے ایک عبادت ہے۔ (مِراٰۃُ المَناجِیح ج٦ ص ٦٢١)

جنّت کا مَحَل اُس کو ملے گا جو.....

مدینہ ١: بالفرض ہمارا رشتے دار سُستی کے سبب یا کسی بھی وجہ سے جان بوجھ کر ہمارے یہاں نہیں آیا یا ہمیں اپنے یہاں مَدْعُو نہیں کیا بلکہ اس نے کُھلّم کُھلّا ہمارے ساتھ بدسُلوکی کی تب بھی ہمیں بڑا حوصلہ رکھتے ہوئے تعلّقات برقرار رکھنے چاہئیں، حضرتِ سیِّدُنا اُبَی بِن کَعب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سلطانِ دوجہان، شَہَنْشاہِ کون ومکان، رَحمتِ عالمیان صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظیم الشان ہے: جسے یہ پسند ہو کہ اُس کے لیے (جنت میں) مَحَل بنایا جائے اور اُس کے دَرَجات بُلند کیے جائیں، اُسے چاہیے کہ جو اُس پر ظُلم کرے یہ اُسے مُعاف کرے اور جو اُسے محروم کرے یہ اُسے عطا کرے اور جو اُس سے قَطعِ تعلُّق کرے یہ اُس سے ناطہ (یعنی تعلُّق) جوڑے۔ (اَلْمُستَدرَك لِلْحاکِم ج٣ ص١٢ حدیث ٣٢١٥)

دشمنی چھپانے والے رشتے دار کو صدقہ دینا افضل ترین ہے

مدینہ ٢: بہر حال کوئی ہمارے ساتھ حُسنِ سُلوک کرے یا نہ کرے ہمیں حُسنِ سُلوک جاری رکھنا چاہئے۔ "مُسندِ اِمام احمد" کی حدیثِ پاک میں ہے: اِنَّ اَفْضَلَ الصَّدَقَۃِ الصَّدَقَۃُ عَلٰی ذِی الرَّحِمِ الْکَاشِحِ بے شک افضل ترین صدقہ وہ ہے جو دشمنی چھپانے والے رشتے دار پر کیا جائے۔ (مُسندِ اِمام احمد ج٩ ص١٣٨ حدیث ٢٣٥٨٩)

رِشتے دار سے جب سخت دُکھ پہنچا

اَمیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدِّیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کو اپنے خالہ زاد بھائی غریب ونادار ومُہاجر اور بَدری صَحابی حضرتِ سیِّدُنا مِسطَح رضی اللہ تعالٰی عنہ جن کا آپ خرچ اُٹھاتے تھے ان سے سخت رنج پہنچا اور وہ یہ کہ اُنہوں نے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی پیاری بیٹی یعنی اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا پر تُہمت لگانے والوں کے ساتھ مُوافقت کی تھی (وہ طویل قصّہ ہے جو کہ ''واقِعۂ اِفک'' کہلاتا ہے اس کا تذکرہ صَفْحَہ 196 پر آ رہا ہے) اِس پر آپ (رضی اللہ تعالٰی عنہ) نے خرچ نہ دینے کی قسم کھائی۔ اِس پر پارہ 18 سُوْرَةُ النُّوْر کی آیت نمبر 22 نازِل ہوئی۔ وہ آیتِ مبارکہ یہ ہے:

وَلَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ یُّؤْتُوْۤا اُولِی الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِیْنَ وَالْمُهٰجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۪ۖ وَلْیَعْفُوْا وَلْیَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۲۲﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم میں فضیلت والے اور گنجائش والے ہیں قرابت والوں اور مسکینوں اور **اللہ** کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے کی اور چاہئے کہ معاف کریں اور درگزریں کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ **اللہ** تمہاری بخشش کرے اور **اللہ** بخشنے والا مہربان ہے۔

جب یہ آیت سیِّدِ عالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے پڑھی تو حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کہا: بے شک میری آرزو ہے کہ **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) میری مغفرت کرے اور میں مِسطَح (رضی اللہ تعالٰی عنہ) کے ساتھ جو سُلوک کرتا تھا اُس کو کبھی مَوقوف (یعنی بند) نہ کروں گا چُنانچہ آپ (رضی اللہ تعالٰی عنہ) نے اس (مالی تعاون) کو جاری فرما دیا۔ اِس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص کسی کام پر قَسَم کھائے پھر معلوم ہو کہ اُس کا کرنا ہی بہتر ہے تو چاہیئے کہ اُس کام کو کرے اور قَسَم کا کفّارہ دے، حدیثِ صحیح میں یہی وارِد ہے۔ مزید فرماتے ہیں: اس آیت سے حضرتِ صِدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی فضیلت ثابت ہوئی، اس سے آپ کی عُلُوِّ شان ومَرتَبت (یعنی رُتبے کی عَظَمت) ظاہر ہوتی ہے کہ **اللہ** تعالٰی نے آپ

(رضی اللہ تعالٰی عنہ) کو (آیتِ قرانی میں) اُولُو الفَضل (یعنی فضیلت والاارشاد) فرمایا۔ (خَزائِنُ العِرفان ص ۵۶۳) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ

کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم

بیاں ہو کس زَباں سے مرتبہ صِدّیقِ اکبر کا — ہے یارِ غار محبوبِ خدا صِدّیقِ اکبر کا

مقامِ خوابِ راحت چَین سے آرام کرنے کو

بنا پہلوئے محبوبِ خدا صِدّیقِ اکبر کا (ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قسم اور اس کے کفّارے کا بیان (حَنَفی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرُ المُؤمِنین عاشِقِ اکبر، حضرتِ سیِّدُ نا **صِدّیقِ اکبر** رضی اللہ تعالٰی عنہ کے واقِعے میں **قَسَم** کا اور تفسیر میں **قَسَم** کے **کفّارے** کا تذکرہ ہے، چُونکہ آج کل کثیر لوگوں کا بات بات پر قسمیں کھانے کی طرف رُجحان (رُج۔حان) دیکھا جارہا ہے، بارہا جھوٹی قسم بھی کھالی جاتی ہے، نہ توبہ کا شُعور نہ کفّارہ دینے کی کوئی شُد بُد، لہٰذا امّت کی خیر خواہی کا ثواب کمانے کی حِرص کے سبب بطورِ **نیکی کی دعوت** قدرے تفصیل کے ساتھ **قَسَم** اور اس کے **کفّارے** کے بارے میں **مَدَنی پھول** پیش کرتا ہوں، قَبول فرمائیے۔ اس کا اَز اِبتداء تا انتِہا مُطالَعہ یا بعض اسلامی بھائیوں کامل بیٹھ کر دَرس دینا صِرف مُفید ہی نہیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مفید ترین ثابت ہوگا۔

قسم کی تعریف

قسم کو عَرَبی زَبان میں ''یَمِین'' کہتے ہیں جس کا مطلب ہے: ''داہنی (یعنی سیدھی) جانِب''، چُونکہ اہلِ عَرَب عُمُوماً قسم کھاتے یا قسم لیتے وَقت ایک دوسرے سے داہنا (یعنی سیدھا) ہاتھ ملاتے تھے اِس لئے قسم کو ''یمین'' کہنے لگے، یا پھر یَمِین ''یُمْن'' سے بنا ہے جس کے معنیٰ ہیں ''بَرَکت وقُوَّت''، چُونکہ قسم میں **اللہ** تعالٰی کا بابَرَکت نام بھی لیتے ہیں اور اس سے اپنے کلام کو قُوّت دیتے ہیں اِس لئے اِسے **یَمِین** کہتے ہیں یعنی بَرَکت وقُوَّت والی گفتگو۔ (مُلَخّص از مِراۃُ المناجیح ج٥ ص ١٩٤) شَرعی اِعتِبار سے **قسم** اُس عَقد (یعنی عَہد وپیماں) کو کہتے ہیں جس کے ذَرِیعے قسم کھانے والا کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کا پُختہ (پکّا) اِرادہ کرتا ہے۔ (دُرِّمُختار ج٥ ص٤٨٨) مَثَلاً کسی نے یوں کہا: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں کل تمہارا سارا قرض ادا کردوں گا'' تو یہ قسم ہے۔

قسم کی تین اقسام

قسم تین طرح کی ہوتی ہے: (١) لَغْو (٢) غَمُوس (٣) مُنْعَقِدہ۔

﴿١﴾ **لَغْو** یہ ہے کہ کسی گزرے ہوئے یا موجودہ اَمر (یعنی مُعاملے) پر اپنے خیال میں (یعنی غَلَط فہمی کی وجہ سے) صحیح جان کر قسم کھائے اور درحقیقت وہ بات اس کے خلاف (یعنی اُلَٹ) ہو، مَثَلاً کسی نے قسم کھائی: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! زَید گھر پر نہیں ہے'' اور اس کی معلومات میں یِہی تھا کہ زید گھر پر نہیں ہے اور اِس نے اپنے گُمان میں سچّی قسم کھائی تھی مگر حقیقت میں زید گھر پر تھا تو یہ قسم ''لَغْو'' کہلائے گی، یہ مُعاف ہے اور اس پر کفّارہ نہیں ﴿٢﴾ **غَمُوس** یہ ہے کہ کسی گزرے ہوئے یا موجودہ اَمر (یعنی مُعاملے) پر دانِستہ (یعنی جان بوجھ کر) جھوٹی قسم کھائے مَثَلاً کسی نے قسم کھائی: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! زید گھر پر ہے'' اور وہ جانتا ہے کہ حقیقت میں زَید گھر پر نہیں ہے تو یہ قسم ''غَمُوس'' کہلائے گی اور قسم کھانے والا سخت گنہگار ہوا، اِستِغفار وتوبہ فرض ہے مگر کفّارہ لازِم نہیں ﴿٣﴾ **مُنْعَقِدہ** یہ ہے کہ آیندہ کے لیے قسم کھائی مَثَلاً یوں کہا: ''ربّ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں کل تمہارے گھر ضَرور آؤں گا'' مگر دوسرے دن نہ آیا تو قسم ٹوٹ گئی، اسے کفّارہ دینا پڑے گا اور بعض صورتوں میں گنہگار بھی ہوگا۔ (فتاوٰی عالمگیری ج٢ ص٥٢)

خُلاصہ یہ ہوا کہ قَسَم کھانے والا کسی گزری ہوئی یا موجودہ بات کے بارے میں قسم کھائے گا تو وہ یا تو سچّا ہوگا یا پھر جھوٹا، اگر سچّا ہوگا تو کوئی حَرَج نہیں اور اگر جُھوٹا ہوگا تو اُس نے وہ قسم اپنے خیال کے مطابِق اگر سچّی کھائی تھی تو اب بھی حَرَج نہیں یعنی گناہ بھی نہیں اور کفّارہ بھی نہیں ہاں اگر اسے پتا تھا کہ میں جھوٹی قسم کھا رہا ہوں تو گنہگار ہوگا مگر کفّارہ نہیں ہے، اور اگر اس نے **آیندہ کیلئے** کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی **قَسَم** کھائی تو اگر وہ قسم پوری کر دیتا ہے تو فَبِھا (یعنی خوب بہتر) ورنہ کفّارہ دینا ہوگا اور بعض صورتوں میں قسم توڑنے کی وجہ سے گنہگار بھی ہوگا۔ (ان صورتوں کی تفصیل آگے آرہی ہے)

جھوٹی قسم کھانا گُناہِ کبیرہ ہے

رسولِ بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **کا فرمانِ عالیشان ہے:** ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ شرک کرنا، والِدَین کی نافرمانی کرنا، کسی جان کو قتل کرنا اور **جھوٹی قسم** کھانا کبیرہ گناہ ہیں۔'' **(بُخاری ج٤ ص٢٩٥ حدیث٦٦٧٥)**

سب سے پہلے جھوٹی قسم شیطان نے کھائی

حضرتِ سیِّدُنا **آدم صَفِیُّ اللہ** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو سجدہ نہ کرنے کی وجہ سے **شیطان مردود** ہوا تھا لہٰذا وہ آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو **نقصان** پہنچانے کی تاک میں رہا۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے حضراتِ سیِّدُنا **آدم وحَوّا** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام وَرَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہا سے **فرمایا کہ جنّت میں رہو اور جہاں دل کرے بے رَوک ٹوک کھاؤ البتّہ اِس ''دَرَخت''** کے قریب نہ جانا۔ شیطان نے کسی طرح حضراتِ سیِّدُنا **آدم وحَوّا** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام وَرَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہا کے پاس پہنچ کر کہا کہ میں تمہیں **''شَجَرِ خُلْد''** بتادوں، حضرتِ سیِّدُنا **آدم صَفِیُّ اللہ** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے مَنْع فرمایا تو شیطان نے **قسم** کھائی کہ میں تمہارا خیر خواہ (یعنی بھلائی چاہنے والا) ہوں۔ اِنہیں خیال ہوا کہ **اللہ** پاک کی جھوٹی قسم کون کھا سکتا ہے! یہ سوچ کر حضرتِ سیِّدَتُنا **حَوّا** رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہا نے اِس میں سے کچھ کھایا پھر حضرتِ سیِّدُنا **آدم صَفِیُّ اللہ**

عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو دیا انہوں نے بھی کھالیا۔ (مُلَخَّص از تفسیر عبدالرّزاق ج ۲ ص ۷۶) جیسا کہ پارہ 8 سُوْرَۃُ الْاَعْرَاف کی آیت 20 اور 21 میں ارشاد ہوتا ہے:

فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهٰكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَقَاسَمَهُمَاۤ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿۲۱﴾	ترجمۂ کنز الایمان: پھر شیطان نے ان کے جی میں خطرہ ڈالا کہ ان پر کھول دے ان کی شرم کی چیزیں جو ان سے چُھپی تھیں اور بولا: تمہیں تمہارے ربّ نے اِس پیڑ سے اِسی لئے مَنع فرمایا ہے کہ کہیں تم دو فِرِشتے ہو جاؤ یا ہمیشہ جینے والے اور ان سے قَسَم کھائی کہ میں تم دونوں کا خیر خواہ ہوں۔

صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الھَادِی تفسیر خَزائنُ العِرفان میں لکھتے ہیں: معنٰی یہ ہیں کہ اِبلیسِ مَلعون نے جُھوٹی قسم کھا کر حضرتِ (سیِّدُنا) آدم (عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کو دھوکا دیا اور پہلا جھوٹی قسم کھانے والا اِبلیس ہی ہے، حضرتِ آدم (عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کو گمان بھی نہ تھا کہ کوئی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم کھا کر جُھوٹ بول سکتا ہے، اس لئے آپ نے اُس کی بات کا اِعتبار کیا۔

کسی کا حق مارنے کے لئے جھوٹی قسم کھانے والا جہنّمی ہے

رسولِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم کا فرمانِ عظیم ہے: جو قسم کھا کر کسی مسلمان کا حق مارے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے لئے جہنّم واجِب کر دیتا اور اُس پر جنّت حرام فرما دیتا ہے۔ عَرض کی گئی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم! اگرچہ وہ تھوڑی سی چیز ہی ہو؟ ارشاد فرمایا: ''اگرچہ پِیلُو کی شاخ ہی ہو۔'' (مُسلِم ص ۸۲ حدیث ۲۱۸۔(۱۳۷))

پِیلُو ایک درخت ہے جس کی شاخ اور جڑ سے مسواک بناتے ہیں۔

جھوٹی قسم کھانے والے کے حشر میں ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے ہوں گے

مدینہ ۳: ایک حَضرَمی (یعنی مُلکِ یَمن کے شہر ''حضرَموت'' کے باشندے) اور ایک کِندی (یعنی قبیلۂ کِندَہ سے وابستہ ایک شخص) نے مدینے کے تاجور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہِ انور میں یَمن کی ایک زمین کے مُتعلِّق اپنا جھگڑا پیش کیا، حَضرَمی نے عَرض کی: ''یارسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میری زمین اِس کے باپ نے چھین لی تھی، اب وہ اِس کے قبضے میں ہے۔'' تو نبیِّ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دریافت فرمایا: ''کیا تمہارے پاس کوئی گواہی ہے؟'' عرض کی: ''نہیں، لیکن میں اِس سے قسم لوں گا کہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ وہ نہیں جانتا کہ وہ میری زمین ہے جو اس کے باپ نے غَصب کر لی تھی۔'' کِندی قسم کھانے کے لئے تیّار ہو گیا تو رسولِ اکرم، شَہَنشاہِ آدم و بنی آدم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو (جھوٹی) قسم کھا کر کسی کا مال دبائے گا وہ بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں اس حالت میں پیش ہو گا کہ اس کے ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے ہوں گے۔'' یہ سن کر کِندی نے کہہ دیا کہ یہ زمین اُسی (یعنی حَضرمی) کی ہے۔

(سُنَنِ ابوداؤد ج ۳ ص ۲۹۸ حدیث ۳۲۴۴)

مُفَسِّرِ شَہیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: سُبْحٰنَ اللہ! یہ ہے اثر اُس زَبانِ فیض ترجمان کا کہ دو کلمات میں اُس (کِندی) کے دل کا حال بدل گیا اور سچّی بات کہہ کر زمین سے لادعویٰ ہو گیا۔ (مراٰۃُ المناجیح ج ۵ ص ۴۰۳)

سات زمینوں کا ہار

مدینہ ۴: رِشوتوں کے ذَرِیعے دوسروں کی جگہوں پر قبضہ کر کے عمارتیں بنانے والوں، لوگوں کی طرف سے ٹھیکے پر ملی ہوئی زَرعی زمینیں دبا لینے والے کِسانوں، وَڈیروں اور خائن زمین داروں کو گھبرا کر جھٹ پٹ توبہ کر لینی چاہئے اور جن جن کے حُقُوق دبائے ہیں وہ فوراً ادا کر دینے چاہئیں کہ ''مسلم شریف'' میں سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''جو شخص کسی کی بالشت بھر زمین

ناحق طور پر لے گا تو اُسے قِیامت کے روز سات زمینوں کا طوق (یعنی ہار) پہنایا جائے گا۔“ (صَحیح مُسلِم ص۸۶۹ حدیث ۱۶۱۰)

شارِعِ عام پر بلا حاجت شَرعی راستہ مت گھیریئے

مدینہ ۳: بعض لوگ شارِعِ عام پر بلا حاجت راستہ گھیر لیتے ہیں جن میں کئی صورتیں لوگوں کیلئے سخت تکلیف کا باعِث بنتی ہیں، مَثَلاً ﴿۱﴾ بَقَر عید کے دِنوں میں قربانی کے جانور بیچنے یا کرائے پر رکھنے یا ذَبح کرنے کیلئے بعض جگہ بِلا ضرورت پوری پوری گلیاں گھیر لیتے ہیں ﴿۲﴾ راستے میں تکلیف دِہ حد تک کچرا یا مَلبہ ڈالتے، تعمیرات کیلئے غیر ضَروری طور پر بَجری اور سَریوں کا ڈھیر لگا دیتے ہیں اور یونہی تعمیرات کے بعد مہینوں تک بچا ہوا سامان و ملبہ پڑا رہتا ہے ﴿۳﴾ شادی وغمی کی تقریبوں، نیازوں وغیرہ کے موقعوں پر گلیوں میں دیگیں پکاتے ہیں جن سے بعض اوقات زمین پر گڑھے پڑ جاتے ہیں پھر ان میں کیچڑ اور گندے پانی کے ذخیرے کے ذَرِیعے مچّھر پیدا ہوتے اور بیماریاں پھیلتی ہیں ﴿۴﴾ عام راستوں میں کُھدائی کروا دیتے ہیں مگر ضَرورت پوری ہو جانے کے باوُجُود بھروا کر حسبِ سابِق ہموار نہیں کرتے ﴿۵﴾ رِہائش یا کاروبار کیلئے ناجائز قبضہ جما کر اِس طرح جگہ گھیر لیتے ہیں کہ لوگوں کا راستہ تنگ ہو جاتا ہے۔ ان سب کیلئے لمحۂ فکریہ ہے۔

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ 853 صَفحات پر مشتمل کتاب، ”**جہنَّم میں لے جانے والے اعمال** (جلد اوّل)“ صَفحہ 816 پر امام ابنِ حَجَر مکّی شافعی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی کبیرہ گناہ نمبر 215 میں اِس فِعل (یعنی کام) کو گناہِ کبیرہ قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں: ”شارِعِ عام میں غیر شَرعی تَصَرُّف (مُداخلت) کرنا یعنی ایسا تَصَرُّف (یعنی دَخل دینا یا عمل اختیار) کرنا جس سے گزرنے والوں کو سخت نقصان پہنچے“ اس کا سبب بیان کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ اس میں لوگوں کی اِیذا رَسانی اور ظُلماً اُن کے حُقُوق کا دبانا پایا جا رہا ہے۔ **فرمانِ مصطَفٰے** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: ”جس نے ایک بالشت زمین ظُلم کے طور پر لے لی قِیامت کے دن ساتوں زمینوں سے اتنا حصّہ طوق بنا کر اس کے

گلے میں ڈال دیا جائے گا۔" (صَحیح بُخاری ج ۲ ص ۳۷۷ حدیث ۳۱۹۸)

جھوٹی قسم گھروں کو ویران کرچھوڑتی ہے

جھوٹی قسم کے نقصانات کا نقشہ کھینچتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: جھوٹی قسم گھروں کو وِیران کرچھوڑتی ہے (فتاوٰی رضویہ مُخرجّہ ج۶ ص۶۰۲) ایک اور مقام پر لکھتے ہیں: جھوٹی قسم گزشتہ بات پر دانِستہ (یعنی جان بوجھ کر کھانے والے پر اگرچِہ) اس کا کوئی کفّارہ نہیں، (مگر) اس کی سزا یہ ہے کہ جہنَّم کے کھولتے دریا میں غوطے دیا جائے گا۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۱۳ ص ۶۱۱) میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا غور کیجیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ جس نے ہمیں پیدا کیا، پوری کائنات کو تخلیق کیا (یعنی بنایا)، جس پر ہر بات ظاہر ہے، کوئی چیز اُس سے پوشیدہ نہیں، حتّٰی کہ دلوں کے بھید بھی وہ خوب جانتا ہے، جو رحمٰن ورحیم بھی ہے اور قہّار وجبّار بھی ہے، اُس ربُّ الْاَنام کا نام لے کر جھوٹی قسم کھانا کتنی بڑی نادانی کی بات ہے اور وہ بھی دُنیا کے کسی عارِضی (وَقتی) فائدے یا چند سِکّوں کے لئے!

یہودیوں نے شانِ مصطفٰے چھپانے کے لئے جھوٹی قسم کھائی

یہود کے اَحبار (یعنی عُلَما) اور ان کے رئیسوں (یعنی سرداروں) ابُو رافِع وکِنانہ بِن اَبِی الحُقَیق اور کَعب بِن اَشرَف اور حُیَیّ بِن اَخطَب نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا وہ عہد چُھپایا جو سیِّدِ عالم، رسولِ محترم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر ایمان لانے کے مُتعلِّق ان سے توریت شریف میں لیا گیا۔ وہ اِس طرح کہ اُنہوں نے اِس کو بدل دیا اور اِس کی جگہ اپنے ہاتھوں سے کچھ کا کچھ لکھ دیا اور جُھوٹی قسم کھائی کہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہے، یہ سب کچھ اُنہوں نے اپنی جماعت کے جاہلوں سے رشوتیں اور مال وزَر حاصل کرنے کے لئے کیا۔ ان کے بارے میں یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی:

اِنَّ الَّذِیۡنَ یَشۡتَرُوۡنَ بِعَہۡدِ اللّٰہِ وَ اَیۡمَانِہِمۡ ثَمَنًا قَلِیۡلًا اُولٰٓئِکَ لَا خَلَاقَ لَہُمۡ فِی الۡاٰخِرَۃِ وَ لَا یُکَلِّمُہُمُ اللّٰہُ وَ لَا یَنۡظُرُ اِلَیۡہِمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ وَ لَا یُزَکِّیۡہِمۡ ۪ وَ لَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿۷۷﴾

(پ۳، اٰل عمرٰن: ۷۷)

ترجمۂ کنزالایمان: جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں آخرت میں ان کا کچھ حصّہ نہیں اور اللہ نہ ان سے بات کرے، نہ ان کی طرف نظر فرمائے قِیامت کے دن اور نہ انہیں پاک کرے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

(تفسیرِ خازن ج۱ ص۲۶۵)

نیلی آنکھوں والا مُنافق

مدینہ ۳: عبدُاللّٰہ بن نَبتَل (نامی ایک) مُنافِق (تھا) جو رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مجلس میں حاضِر رہتا اور یہاں کی بات یہود کے پاس پہنچاتا (تھا)، ایک روز حُضورِ اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم دولت سَرائے اقدس میں تشریف فرما تھے، حُضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اِس وَقت ایک آدمی آئے گا جس کا دل نہایت سخت اور شیطان کی آنکھوں سے دیکھتا ہے، تھوڑی ہی دیر بعد عبدُاللّٰہ بن نَبتَل آیا، اس کی آنکھیں نیلی تھیں، حُضُور سیِّدِ عالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس سے فرمایا: تو اور تیرے ساتھی کیوں ہمیں گالیاں دیتے ہیں؟ وہ قسم کھا گیا کہ ایسا نہیں کرتا اور اپنے یاروں کو لے آیا، انہوں نے بھی قسم کھائی کہ ہم نے آپ کو گالی نہیں دی، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازِل ہوئی:

اَلَمۡ تَرَ اِلَی الَّذِیۡنَ تَوَلَّوۡا قَوۡمًا غَضِبَ اللّٰہُ عَلَیۡہِمۡ ؕ مَا ہُمۡ مِّنۡکُمۡ وَ لَا مِنۡہُمۡ ۙ وَ یَحۡلِفُوۡنَ عَلَی الۡکَذِبِ وَ ہُمۡ یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۴﴾

(پ۲۸، مجادلہ: ۱۴)

ترجمۂ کنزالایمان: کیا تم نے اُنہیں نہ دیکھا جو ایسوں کے دوست ہوئے جن پر اللہ کا غضب ہے، وہ نہ تم میں سے نہ ان میں سے، وہ دانستہ جھوٹی قسم کھاتے ہیں۔

(خزائن العرفان)

جہنّم میں لے جانے کا حکم ہوگا

منقول ہے کہ قِیامت کے دن ایک شخص کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کھڑا کیا جائے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے جہنّم میں لے جانے کا حکم فرمائے گا۔ وہ عَرض کرے گا: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے کس لئے جہنّم میں بھیجا جا رہا ہے؟ ارشاد ہوگا: نمازوں کو ان کا وقت گزار کر پڑھنے اور میرے نام کی جھوٹی قسمیں کھانے کی وجہ سے۔ (مُکاشَفَۃُ الْقُلوب ص۱۸۹)

جھوٹی قسم کھانے والے تاجر کیلئے دردناک عذاب ہے

حضرت سیِّدُنا ابو ذر غِفاری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''تین شخص ایسے ہیں جن سے اللہ تعالٰی نہ کلام فرمائے گا، نہ ان کی طرف نظرِ کرم فرمائے گا اور نہ ہی انہیں پاک کرے گا بلکہ ان کے لئے دَرْدناک عذاب ہے۔'' آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہ بات تین بار اِرشاد فرمائی تو میں نے عرض کی: وہ تو تباہ و برباد ہوگئے، وہ کون لوگ ہیں؟ ارشاد فرمایا: ﴿۱﴾ تکبُّر سے اپنا تہبند لٹکانے والا اور ﴿۲﴾ اِحسان جتلانے والا اور ﴿۳﴾ جھوٹی قسم کھا کر اپنا مال بیچنے والا۔ (صَحیح مُسلِم ص۶۷ حدیث ۱۷۱ (۱۰۶))

جھوٹی قسم سے بَرَکت مٹ جاتی ہے

اِس روایت سے خُصوصاً وہ تاجر و دُکاندار حضرات عبرت پکڑیں جو جھوٹی قسمیں کھا کر اپنا مال فَروخت کرتے ہیں، اشیاء کے عُیُوب (یعنی خامیاں) چھپانے اور ناقص و گھٹیا مال پر زیادہ نَفع کمانے کی خاطر پے دَر پے قسمیں کھائے چلے جاتے ہیں اور اس میں کسی قِسم کی عار (یعنی شرم و جھجک) محسوس نہیں کرتے، اِن کیلئے لمحۂ فکریہ ہے کہ شَفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالِک و مختار بِاذنِ پَروَرْدگار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جھوٹی قسم سے سودا فَروخت ہو جاتا ہے اور بَرَکت مِٹ جاتی ہے۔ (کَنْزُ الْعُمّال ج۱۶، ص۲۹۷ حدیث ۴۶۳۷۶) ایک اور جگہ فرمایا: ''قسم سامان بِکوانے والی ہے اور بَرَکت مِٹانے والی ہے۔'' (صَحیح بُخاری ج۲ ص۱۵ حدیث ۲۰۸۷)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: بَرَکت (مِٹ جانے) سے مُراد آیَندہ کاروبار بند ہوجانا ہو یا کئے ہوئے بیوپار میں گھاٹا (یعنی نقصان) پڑ جانا یعنی اگر تم نے کسی کو جھوٹی قسم کھا کر دھوکے سے خراب مال دے دیا وہ ایک بار تو دھوکا کھا جائے گا مگر دوبارہ نہ آئے گا نہ کسی کو آنے دے گا، یا جو رقم تم نے اُس سے حاصل کرلی اُس میں بَرَکت نہ ہوگی کہ حرام میں بے بَرَکتی ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ٤ ص ٣٤٤)

خِنزِیر نُما مُردہ

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کا (32 صَفْحات) پر مشتمل رسالہ ''کفن چوروں کے انکشافات'' میں ہے: ایک بار خلیفہ عبدالملِک کے پاس ایک شخص گھبرایا ہوا حاضِر ہوا اور کہنے لگا: عالی جاہ! میں بے حد گنہگار ہوں اور جاننا چاہتا ہوں کہ آیا میرے لئے مُعافی ہے یا نہیں؟ خلیفہ نے کہا: کیا تیرا گناہ زمین وآسمان سے بھی بڑا ہے؟ اُس نے کہا: بڑا ہے۔ خلیفہ نے پوچھا: کیا تیرا گناہ لَوح وقلم سے بھی بڑا ہے؟ جواب دیا: بڑا ہے۔ پوچھا: کیا تیرا گناہ عَرش وکُرسی سے بھی بڑا ہے؟ جواب دیا: بڑا ہے۔ خلیفہ نے کہا: بھائی یقیناً تیرا گناہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت سے تو بڑا نہیں ہوسکتا۔ یہ سن کر اُس کے سینے میں تھما ہوا طوفان آنکھوں کے ذَرِیعے اُمنڈ آیا اور وہ دہاڑیں مار مار کر رونے لگا۔ خلیفہ نے کہا: بھئی آخر پتا بھی تو چلے کہ تمہارا گناہ کیا ہے! اِس پر اُس نے کہا: حُضُور! مجھے آپ کو بتاتے ہوئے بے حد ندامت ہورہی ہے تاہم عَرض کئے دیتا ہوں، شاید میری توبہ کی کوئی صورت نکل آئے۔ یہ کہہ کر اُس نے اپنی داستانِ وَحشت نشان سنانی شُروع کی۔ کہنے لگا: عالی جاہ! میں ایک کَفَن چور ہوں، آج رات میں نے پانچ قبروں سے عبرت حاصل کی اور توبہ پر آمادہ ہوا۔ پھر اُس نے پانچ قبروں کے عبرتناک اَحوال سنائے، ایک قَبر کا حال سناتے ہوئے اُس نے کہا: کفن چُرانے کی غَرَض سے میں نے جب دوسری قَبر کھودی تو ایک دل ہلا دینے والا منظر میری آنکھوں کے سامنے تھا! کیا دیکھتا ہوں کہ مُردے کا منہ خِنزِیر جیسا ہوچکا ہے اور وہ طوق وزَنجیر میں جکڑا ہوا ہے۔ غیب سے آواز آئی: یہ جھوٹی قسمیں کھاتا اور حرام روزی کماتا تھا۔

(ماخُوذ آز تذکرة الواعظين ص٦١٢)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حدیثِ قُدسی

اللہ پاک نے رحم (رشتہ داری) سے فرمایا:
جو تجھے ملائے گا میں اسے ملاؤں گا اور جو تجھے
کاٹے گا میں اسے کاٹوں گا۔

(بخاری، کتاب الادب، باب من وصل وصلہ اللہ، 4/98، حدیث: 5988)

978-969-722-164-6
01082179

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
+92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net